بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد سوم تا جلد سیزدہم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب رحمۃ اللہ علیہ

در حالات و مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ناشر ... ... ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ... ... قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ... ... سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ... ... ستمبر ۲۰۰۴ء

ہدیہ ... ... ۱۴۰ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد پنجم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

در فضائل حضرت ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظمؒ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف (۲۱۷) دو سو سترہ کتب)

یہ اشعار پڑھے۔

فان تكن الدنيا تعد نفيسة	فدار ثواب الله أعلى وأنبل
وان تكن الاموال للترك جمعها	فما بال متروك به الحر يبخل
وان تكن الارزاق قسما مقدراً	فقلة حرص المرء في الكسب أجمل
وان تكن الابدان للموت انشئت	فقتل امرئ بالسيف في الله أفضل
عليكم سلام الله يا آل أحمد	فاني أراني عنكم سوف أرحل

اگرچہ دنیا بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے	لیکن خدا کا ثواب اس سے اعلیٰ و ارفع ہے
اگر مال جمع کر کے چھوڑنا ہی پڑے گا	تو ایک آزاد آدمی اس کے خرچ میں کیوں بخل کرے
اور اگر رزق مقسوم و مقدر ہے	تو پھر اس کے حاصل کرنے میں انسان کے لیے قلت حرص بہتر ہے
اور اگر انسان مرنے ہی کے لیے پیدا ہوا ہے	تو پھر اس کا قتل ہونا راہِ خدا میں بہتر ہے
اے آل احمد تم پر میرا سلام ہو	میں عنقریب دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں

منزل شراف :۔ جب یہ قافلہ منزلِ اشراف پر پہنچا تو لوگوں کو دور سے ایک نخلستان نظر آیا بنی اسد کے دو شخص جو آپ کے ساتھ تھے کہنے لگے ہم نے یہاں نخلستان کبھی نہیں دیکھا۔ امام نے پوچھا پھر تمہیں کیا نظر آرہا ہے انہوں نے کہا ہمارے خیال میں تو یہ نیزوں کی انیاں ہیں کوئی لشکر ادھر آرہا ہے۔ حضرت نے اپنے ساتھیوں کو تیار رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حُر کا لشکر سامنے آگیا جس کے ساتھ ایک ہزار سپاہی تھے۔ نماز ظہر کا وقت آگیا تھا۔ حضرت نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حر نے بھی نماز بجماعت ادا کی۔ بعد فراغ نماز ظہر حُر نے پوچھا آپ اس طرف کیسے آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں ادھر نہیں آیا مگر تمہارے خطوط اور قاصدوں کے آنے پر پس اگر تم اپنے معاہدے پر قائم ہو تب میں تمہارے شہر میں داخل ہوں گا اور اگر تم کو میرا ادھر آنا ناگوار ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا۔ حُر نے کہا واللہ مجھے علم نہیں کہ یہ خطوط کس نے اور کب لکھے ہیں۔ حضرت نے دو تھیلے خطوں سے بھرے ہوئے حر کے سامنے رکھ دیے حر نے کہا کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں جنہوں نے یہ خطوط آپ کو لکھے ہیں۔ مجھے تو ابن زیاد نے یہ حکم دیا ہے کہ جہاں کہیں آپ سے ملوں بغیر کوفہ پہنچائے آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں۔ حضرت نے کہا کہیں تیری موت تو نہیں آئی ہے آخر طے پایا کہ حر ایک خط ابن زیاد کو لکھتا ہے اس کا جواب آنے تک وہ بغیر کسی مداخلت کے حضرت کے ساتھ رہے گا۔

جب حر کا خط ابن زیاد کو ملا تو اس نے جواب میں لکھا جب میرا یہ خط تجھ کو ملے تو حسین کی راہ روک اور ایسی جگہ اُتار جو غیر محفوظ ہو اور جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو اور میں نے قاصد کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھ سے جب تک تو میرے حکم کی تعمیل نہ کردے جب حر نے یہ خط حضرت کو سنایا تو آپ نے اپنے قافلے کو کوچ کا حکم دیا حر اور اس کے ساتھی حضرت کے ساتھ